إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۞ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

قیمت ایک آنہ

جلد ۲۶	مورخہ ۱۹ محرم ۱۳۵۷ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۳۸ء	نمبر ۶۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو انفلوئنزا کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ۞

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو شدید سر درد کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے ۞

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی دل محمد صاحب کو علاقہ ابریٹ۔ ضلع گورداسپور میں بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے ۞

احباب یہ سُن کر خوش ہوں گے۔ کہ جناب ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی اے نومسلم سابق سردار مہر سنگھ کو جو سکھوں کے لٹریچر کی بنا ر پر اسلام کی صداقت کے متعلق بہت سی کتب کے مصنف ہیں۔ اور جن کو ایک تبلیغی ٹریکٹ "بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا دینا دھرم" شائع کرنے کی وجہ سے مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ بھائی جسونت سنگھ نے زیر دفعہ ۱۱۸ ایکٹ ۲۳-۱۹۳۱ء انتہائی سزا چھ ماہ قید سخت اور ایک سو روپیہ جرمانہ دی تھی۔ سیشن جج صاحب گورداسپور کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۔ مارچ کو میانوالی جیل سے رہا ہو گئے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آپ ۲۲۔ مارچ کو ساڑھے پانچ بجے کی ٹرین سے قادیان پہونچ جائیں گے۔ انشاء اللہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نوجوانوں کو خدمتِ دین میں دن رات مشغول رہنا چاہیئے

"میری طرف سے جماعت کے لئے بار بار وُہی نصیحت ہے۔ جو کہ میں کئی دفعہ اس جگہ اور دوسرے مقامات میں کر چکا ہوں۔ کہ انسان کی عمر ناپائدار ہے۔ اس کا کچھ بھروسہ نہیں ہے اس لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ خاتمہ بالخیر ہو جائے۔ یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس کے حاصل کرنے کے لئے راستہ میں بہت سے کانٹے ہیں۔ جب انسان دُنیا میں آتا ہے۔ تو اس کا اول حصہ تو بے ہوشی میں گزر جاتا ہے۔ کیونکہ بچہ ہوتا ہے۔ اور اسے کسی قسم کا علم ہرگز نہیں ہوتا۔ پھر دُوسرا زمانہ اس پر آتا ہے۔ کہ اگرچہ بچوں جیسی بے ہوشی تو اس میں نہیں ہوتی۔ مگر جوانی کی مستی کی ایک بے ہوشی ضرور ہوتی ہے۔ پس دو زمانے تو اس طرح مارے جاتے ہیں۔ پھر تیسرا زمانہ آتا ہے۔ جو کہ پیرانہ سالی کا زمانہ ہوتا ہے۔ کہ علم کے بعد پھر لاعلم ہو جاتا ہے۔ حواس میں فرق آ جاتا ہے۔ اور بعض تو ایسے ہوتے ہیں۔ کہ پیرانہ سالی میں قدم رکھتے ہی ان میں جنون کے آثار شروع ہو جاتے ہیں۔ اور مخبوط الحواس نظر آتے ہیں۔ اور بچپن کے سے خواص ان میں پائے جاتے ہیں۔ پس اب دیکھ لو۔ اور خوب غور کرو۔ کہ انسان کو کس قدر مشکلات کا سامنا ہے۔ بچپن تو ایک مجبوری کا زمانہ ہوا۔ کہ جس میں اسے کچھ ہوش ہی نہیں ہوتی۔ اور سوائے لہو و لعب اور جھوٹی خواہشات کے اور کوئی کام ہی اس کا نہیں ہوتا آخرت کے علوم سے بھی ناواقف ہوتا ہے اور دُنیاوی علوم سے بھی بے بہرہ پھر جوانی نصیب ہُوئی۔ تو نفس امارہ کے جذبات ایسے لگ جاتے ہیں کہ اس کی عقل ماری جاتی ہے۔ اگر اللہ اور روزِ آخرت وغیرہ پر ایمان بھی لاتا ہے۔ تو نفس امارہ اسے اپنی ہی طرف کھینچتا ہے۔ پھر آخیر زمانہ میں اس کی مثال اس پھوگ کی مانند ہوتی ہے جو کہ میوہ سے عرق نچوڑ لینے کے بعد رہ جاتا ہے۔ بچہ میں تو ایک حرکت بھی ہوتی ہے۔ اور وُہ نشو و نما کرتا رہتا ہے۔ اور ماں باپ کو دیکھ کر ویسے رکوع و سجود بھی کر لیتا ہے۔ مگر پیرانہ سالی میں کسل اور کاہلی اس کے لاحق حال ہو جاتے ہیں۔ جہاں پڑا۔ وہیں پڑا رہتا ہے جہاں بیٹھا وہیں بیٹھا رہتا ہے۔ پھر بعضوں کو دیکھا ہے۔ کہ وُہ کان سے بہرے بھی ہو جاتے ہیں۔ غرضیکہ صرف ایک درمیانی زمانہ ہے کہ جس میں انسان اپنے نفس کا مطالعہ اور خدا کی پرستش کر سکتا ہے۔ اور اس کے ساتھ بھی ایسی آفات لگی ہُوئی ہیں۔ کہ اگر وہ نگہداشت اور کوشش نہ کرے۔ تو اس سے جہنم یا جنت کی تیاری کرنے لگ جاتا ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں جن اخلاق۔ عادات اور عقائد وغیرہ کا اپنے آپکو پابند بنا لے گا۔ پھر اُن کا اس سے چھوٹنا محال ہوگا۔ پس چاہیئے تو وہ اس زمانہ میں اپنے لئے جنت کی بنیاد قائم کرے اور چاہے تو دوزخ کی۔ اگر اس نے یہ زمانہ خدا کی بندگی۔ اپنے نفس کی آراستگی اور خدا کی اطاعت میں گزارہ ہوگا۔ تو اس کا اسے یہ پھل ملے گا۔ کہ پیرانہ سالی میں جبکہ وُہ کسی قسم کی عبادت وغیرہ کرنے کے قابل نہ رہیگا۔ اور کسل اور کاہلی اسے لاحقِ حال ہو جائے گی۔ تو فرشتے اس کے نامۂ اعمال میں وُہی نماز۔ روزہ۔ تہجد وغیرہ لکھتے رہیں گے۔ جو کہ وُہ جوانی کے

پیغامِ امام جماعت احمدیہ کے نام

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

آپ لوگ پہلی ہی جماعت نہیں ہیں۔ جنکو خدا کے لئے قربانیاں کرنی پڑی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ سے فرماتے ہیں۔ تم سے پہلے لوگوں کو دین کے لئے آروں سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا گیا۔ اور انہوں نے اف تک نہ کی۔ صحابہ کا نمونہ آپ لوگوں کے سامنے ہے۔ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کی آواز کو جس اخلاص سے سنا۔ اور اس پر عمل کیا۔ تاریخ کے صفحات اس پر شاہد ہیں۔ بندوں کی شہادت کے سوا خدا تعالےٰ کی شہادت بھی ان کو حاصل ہے۔ فرماتا ہے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ خدا ان سے راضی ہو گیا۔ اور وہ خدا سے راضی ہو گئے؛

آج وہی بوجھ آپ لوگوں کے کندھوں پر رکھا گیا۔ وہی امانت آپ کے سپرد کی گئی ہے۔ اور آپ کی کمزوری کو دیکھ کر خدا تعالےٰ نے اس بوجھ کو لمبے زمانہ میں پھیلا دیا ہے؛

لیکن جہاں بوجھ پھیل جانے سے بعض لحاظ سے ہلکا ہو گیا ہے۔ بعض دوسرے لحاظ سے بھاری بھی بن گیا ہے۔ کیونکہ کئی ہیں جو بھاری قربانی تھوڑے عرصہ میں کر سکتے ہیں۔ لیکن ہلکی قربانی لمبے عرصہ تک نہیں دے سکتے لیکن یہ امر میرے یا آپ کے اختیار کا نہیں۔ خدا تعالےٰ نے فیصلہ کرنا تھا۔ اور اس نے فیصلہ کر دیا۔ جَفَّ القلم علیٰ ما ھو کائن یعنی قدرت کے فیصلہ کی سیاہی خشک ہو چکی ہے۔ اب اس میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا؛

میں نے آپ کو بتایا تھا کہ ایک کے بعد دوسرا ابتلاء آنے والا ہے۔ دشمن ایک طرف سے ناکام ہو کر دوسری طرف سے حملہ کریگا۔ اور اسکی پوری کوشش ہوگی۔ کہ آپ کو تھکا دے۔ خدا نہ کرے کہ اس کی یہ خواہش پوری ہو۔ مگر میں آپ میں سے بعض کو تھکتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ میں بعض کی کمریں اب ہلکے بوجھ کے نیچے بھی خم ہوتے ہوئے محسوس کرتا ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کا راستہ پل صراط قرار دیا ہے۔ جو جہنم پر بندھا ہوا ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اس پل پر جو ٹھہرا سیدھا جہنم میں گیا۔ یہ کیسا خطرناک انجام ہے۔ یہ کیسا بھیانک خاتمہ ہے۔ خدا اس سے ہر شخص کو محفوظ رکھے؛

آپ لوگوں نے اس سال علاوہ عام چندوں یا وصیتوں کے اپنی مرضی سے تحریک جدید کے چندے اپنے اوپر واجب کئے ہیں۔ اور بعض نے جوبلی تحریک میں بھی حصہ لیا ہے۔ ان سب چندوں کو ملا کر میں سمجھتا ہوں کہ یہ سال اور آئندہ سال آپ لوگوں کے لئے سخت امتحان کے سال ہیں۔ اور ان کا اثر چونکہ تیسرے سال پر بھی پڑتا ہے تیسرا سال بھی سخت ہی سمجھنا چاہیئے۔ گویا یہ تین سال آپ کی زندگیوں کے خاص قربانی والے سال ہیں۔ جن میں آپ نے اپنے ایمان کا امتحان دینا ہے؛

مگر کیا آپ نے اس بوجھ کے اٹھانے کے لئے پوری تیاری کی ہے؟ یہ سوال ہے جسکا جواب اگر آپ اپنے ایمان کو بچانا چاہتے ہیں۔ آپکو فوراً دینا چاہیئے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ چندہ تحریک جدید کے بارہ میں جو اس سال بعض دوستوں نے سستی دکھائی ہے وہ خطرہ پر دلالت کرتی ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ بعض لوگ اس امتحان میں فیل نہ ہو جائیں۔ خدا تعالےٰ ان پر رحم کرے اور ان کو بچائے۔ اللھم اٰمین

پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ یہ بڑھتا ہوا بوجھ گزارہ میں سخت تنگی کئے بغیر نہیں اٹھایا جا سکے گا۔ پس جو چاہتا ہے کہ اس امتحان میں کامیاب ہو اسے چاہیئے کہ اپنے بیوی بچوں کو اپنا ہم خیال بنائے۔ اور اپنے خرچوں میں تنگی کرے۔ تاکہ یہ بوجھ اٹھ سکے۔ جو لوگ ایسا نہ کریں گے۔ وہ اپنی ناکامی پر اپنے ہاتھوں سے مہر لگائیں گے۔ العیاذ باللہ

میں تمام جماعتوں کو اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ دو ہفتہ کے اندر اندر تمام پنجاب کی جماعتیں تحریکِ جدید کے دو سکرٹری مقرر کر کے مجھے اطلاع دیں۔ ایک مالی سکرٹری اور ایک عام سکرٹری۔ مالی سکرٹری چندہ کے جمع کرنے کا کام کرے۔ اور عام سکرٹری دوسری شرطوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ کرے۔ مالی سکرٹری ہو سکتا ہے۔ کہ موجودہ مالی سکرٹری ہی کو تجویز کر دیا جائے۔ یہ اطلاعات فوراً مل جانی چاہئیں۔ اور ان لوگوں کو فوراً چندوں کی وصولی کا کام شروع کر دینا چاہیئے۔ اور میری منظوری کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے

پنجاب کے باہر ہندوستان کے لئے ایک ماہ اور بیرون ہند کے لئے اڑھائی ماہ کی مہلت مقرر کی جاتی ہے۔ چونکہ تحریک جدید کو اپنے کاموں کے لئے فوراً روپیہ کی ضرورت ہے۔ سکرٹریوں کو ہدایت کیجاتی ہے کہ وہ رقم جمع نہ رکھیں بلکہ ساتھ کے ساتھ فنانشل سکرٹری کے نام بھجواتے جائیں؛

یہ اعلان پانچ دفعہ شائع کیا جائے گا۔ ہر احمدی جماعت سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اسے جمعہ کے موقعہ پر سب دوستوں کو سنانے کا انتظام کر دے گی۔ اور ہر احمدی دوست سے بھی امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور دوستوں تک یہ اعلان پہونچا دے گا۔ شاید اللہ تعالےٰ اس کی زبان میں اثر دے۔ اور شاید وہ دوسرے کے ثواب میں بھی شریک ہو جائے؛

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ محرم ۱۳۵۷ھ

وزیر اعظم پنجاب اور اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت

اس میں شک نہیں۔ کہ جب تک مسجد شہید گنج کے جھگڑے کا کوئی موزون فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب کی حکومت کو بہت سی مشکلات درپیش ہیں۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ اس وقت تک ان کی حکومت کے خلاف جو طوفانِ مخالفت اٹھ رہا تھا۔ اسے انہوں نے اپنی عقلمندی۔ تدبّر اور فہم و فراست سے بہت کچھ پُرسکون بنا دیا ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے اقلیت کے ساتھ اکثریت کے حسنِ سلوک کی ایسی مثال قائم کر دی ہے۔ جو ایک طرف تو تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے سربلند کر دینے والی ہے اور دوسری طرف کانگرسی حکومتوں کے لئے مشعلِ ہدایت بن سکتی ہے۔

سکھ اور ہندو متفقہ طور پر نہایت صاف اور واضح الفاظ میں۔ بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کر رہے ہیں۔ کہ وزیر اعظم نے باوجود سخت پیچیدہ حالات کے اقلیتوں کے متعلق اپنے فرض کو نظر انداز نہیں کیا۔ چنانچہ پنجاب اسمبلی کے سکھ ممبروں نے جو اعلان کئے ہیں۔ ان میں لکھا ہے۔ کہ وزیر اعظم کے بیان سے ہم بہت حیران ہوئے ہیں کیونکہ پوزیشن بہت مشکل تھی۔ وزیر اعظم نے بڑی جرأت اور تدبر سے کام لیا ہے جس وقت تک اس صوبہ میں سر سکندر حیات خان کے ہاتھ میں قلمدانِ وزارت ہے۔ اقلیتوں کو اپنے حقوق محفوظ سمجھنے چاہئیں۔

وائس پریزیڈنٹ نئی دہلی سردار بہادر سوبھا سنگھ نے جو بیان شائع کیا ہے اس میں لکھا ہے:-

میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ سر سکندر حیات نے پھر ہندوستان کی راہ نمائی کی ہے۔ اور تاریخ ہند میں ایک ایسی مثال قائم ہو گئی ہے۔ جو ہمیشہ آنے والی نسلوں کو منارۂ روشنی کا کام دے گی۔ اقلیتوں نے ان کی ذات پر جو اعتماد کیا تھا۔ انہوں نے اپنے تئیں اس کا اہل ثابت کر دیا ہے۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ ان کی قائم کی ہوئی مثال کی پیروی دوسرے صوبوں کی اکثریتیں بھی کریں گی۔

راجہ نریندر ناتھ نے پنجاب کے ہندوؤں کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا۔ میں وزیر اعظم کی عقلمندی سیاستدانی اور جرأت کی تعریف کرتا ہوں۔ انہوں نے اقلیتوں کے نظریئے کو صحیح طور پر سمجھ لیا ہے۔ اور نہایت جرأت سے ایسا رستہ اختیار کیا ہے۔ جس میں گورنر کو اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے مداخلت کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

غرض پنجاب کی اقلیتوں یعنی سکھوں اور ہندوؤں کی طرف سے وزیر اعظم پنجاب کو نہایت فراخ دلی کے ساتھ خراجِ تحسین ادا کیا جا رہا ہے۔ اور متعصب سے متعصب غیر مسلم حلقے بھی یہ فرض ادا کر رہے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں نئی اصلاحات کے ماتحت قائم ہونے والی حکومتوں میں سے اس وقت تک صرف حکومتِ پنجاب نے جو مثال قائم کی ہے۔ وہ کسی اور حکومت میں قطعاً نظر نہیں آتی۔ باوجود اس کے اخبار "پرتاپ" نے یہ لکھا ہے۔ کہ:-

"سر سکندر نے گورنر کو ایک برکت علی کے بل کو نامنظور کرنے کا مشورہ دے کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ کم از کم ایک غیر کانگرسی وزیر ایسا ہے۔ جو کانگرسی وزراء کی طرح اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے تیار ہے"۔

صحافتی دیانت داری کا تقاضا یہ تھا۔ کہ جب "پرتاپ" نے وزیر اعظم پنجاب کی مثال کو کانگرسی وزراء کے کارناموں کی "طرح" قرار دیا تھا۔ تو کم از کم دو چار ایسے واقعات کا بھی ذکر کر دیا جاتا جن میں کانگرسی وزراء نے اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کا ایسے رنگ میں ثبوت پیش کیا۔ جس کا خود اقلیتوں نے اعتراف کیا ہو لیکن اگر اس قسم کا کوئی ایک واقعہ بھی پیش نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس کے برعکس کانگرسی وزارتوں کے صوبوں میں اقلیتیں نالاں دکھائی دیتی ہیں۔ اور ان میں اپنے حقوق کے متعلق روز بروز بے چینی اور اضطراب بڑھتا جا رہا ہے۔ تو پھر وزیر اعظم پنجاب کے مقابلہ میں ان کو کیونکر پیش کیا جا سکتا ہے۔ اور کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ کم از کم ایک غیر کانگرسی وزیر ایسا ہے۔ جو کانگرسی وزراء کی طرح اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے تیار ہے۔

"پرتاپ" نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ:-

"ہندوستان کے گیارہ صوبوں میں سے سات میں مسلمانوں کی اقلیت ہے۔ اگر مسلمان کسی ایسے صوبہ میں جہاں ان کی اکثریت ہے۔ قانون۔ اخلاق۔ اور رواداری کو بالائے طاق رکھ کر من مانی کرنا چاہیں۔ تو انہیں شکایت نہیں ہو سکتی۔ اگر سات صوبوں کے ہندو وہاں کے مسلمانوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کریں گے"۔

اس کے متعلق ہماری گزارش یہ ہے کہ اگر کسی وقت پنجاب میں حکومت اقلیتوں کو خوش نہ رکھ سکے۔ اور وہ اپنے حقوق کے متعلق مطمئن نہ ہوں۔ تو اس کا انتقام ان صوبوں کے مسلمانوں سے لینا جہاں وہ اقلیت میں ہیں۔ قانون۔ اخلاق اور انصاف کے رو سے کہاں تک جائز ہو سکتا ہے۔ کیا اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ قصور وار تو پنجاب کے مسلمانوں کو سمجھا جائے۔ اور سزا دوسرے صوبوں کے مسلمانوں کو دی جائے۔ اور کیا اس کی بجائے بہترین طریق عمل یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ کانگرسی وزراء اپنے صوبوں کے مسلمانوں کے ساتھ ایسا منصفانہ اور روادارانہ سلوک کریں۔ کہ جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ ان کے لئے مثال قائم ہو جائے۔ اگر یہ نہیں تو کم از کم اب تو کانگرسی وزارتوں کو اقلیتوں۔ اور خاص کر مسلمانوں کے متعلق اپنے رویہ پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ اور وزیر اعظم پنجاب نے اقلیتوں کو مطمئن کرنے کے لئے جو مثال قائم کی ہے۔ اس کی تقلید کرنی چاہیئے ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر کانگرسی صوبوں کی حکومتیں اقلیتوں کا اسی طرح اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کریں جس طرح حکومتِ پنجاب نے کیا ہے۔ اور جو اس قدر شاندار ہے کہ خود اقلیتیں اس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ تو تمام ہندوستان کی فضا نہایت پُرامن ہو سکتی ہے۔ ہندو۔ مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات بے حد خوشگوار ہو سکتے ہیں۔ اور ہندوستان کی خوشحالی اور آزادی کے خواب کی تعبیر بہت جلد معلوم ہو سکتی ہے۔

وزیر اعظم پنجاب کے اعلان کے متعلق یہ بات بہت خوشکن ہے۔ کہ سکھوں اور ہندوؤں نے اسے نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ پڑھا۔ اور احسان مندی کے ساتھ ذکر کیا ہے مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس کا معاوضہ کیا پیش کیا جاتا ہے۔ اور قیامِ امن کے متعلق وزیر اعظم کی خواہشات کو پورا کرنے میں کہاں تک حصہ لیا جاتا ہے۔

الکتاب والحکمۃ ۹

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۷۰) غنی کے لئے الاؤنس نہیں

سلسلہ کے بہت سے کام پیشہ ور اور ان لوگوں کو جن کا اپنا گزارہ معقول ہے مفت کرنے چاہئیں اور کرتے ہیں تاہم بعض لوگ ایسے کام کے لئے الاؤنس ملنے کا خیال رکھتے ہیں۔ قرآن مجید کا فرمان ایسے لوگوں کے لئے یہ ہے۔ من کان غنیاً فلیستعفف ومن کان فقیراً فلیاکل بالمعروف (النساء) یہ آیت گو بظاہر قومی یتیموں کی پرورش اور خدمت کے لئے ہے۔ اور حکم یہ ہے کہ اگر ان کا نگران کھاتا پیتا ہو تو مفت ان کی خدمت اور تربیت اور تجارت اور معاملات کیا کرے۔ اور ان کا حساب باقاعدہ رکھے۔ ہاں اگر خود محتاج ہو تو کچھ مناسب الاؤنس لے۔ تاہم دین اور قوم کے سب کاموں پر بھی یہی اصول حاوی ہے۔ اور ہونا چاہیئے ؂

(۷۱) جن سے نکاح حرام ہے

مائیں (دادیاں نانیاں ان میں داخل ہیں) بیٹیاں (پوتیاں نواسیاں ان میں داخل ہیں) سگی بہنیں۔ پھوپھیاں۔ خالائیں۔ بھتیجیاں بھانجیاں۔ بہوئیں۔ دو بہنوں کا ایک وقت جمع کرنا (اسی طرح بھتیجی اور پھوپھی۔ نیز خالہ بھانجی کا جمع کرنا) سوتیلی لڑکی جس کی ماں سے صحبت کرلی ہو۔ غیر کی منکوحہ۔ ازواج النبی۔ مشرکات اور سوتیلی مائیں۔ نیز رضاعت سے وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں۔ جو خون سے حرام ہیں۔ سوتیلے بیٹے یا لے پالک بیٹے کی بیوی بعد طلاق جائز ہے۔ کیونکہ لے پالک کرنا اسلام میں ناجائز ہے وہ بیٹا نہیں ہوتا۔ چچیاں۔ ممانیاں بھتیج بہوئیں بھانج بہوئیں اور سالے کی بیوی بعد طلاق یا وفات کے جائز ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان میں بعض رشتے خونی ہیں۔ بعض تنظیمی۔ بعض باعث فساد ہونے کی وجہ سے اور بعض دودھ کی وجہ سے حرام کئے گئے ہیں۔ اسلام نے ایک درمیانی درجہ ان رشتوں کے لئے اختیار کیا ہے۔ نہ تو یہ معیت کہ گوت میں بھی نہ ہو۔ خواہ رشتہ سو پشت میں جا کر ملتا ہو۔ اور نہ اتنا قریب کیا۔ کہ سگی بہنوں سے شادی کر لی جائے۔ نہ پرانے لوگوں کی طرح دوسروں کی جوروؤں سے تعلق پیدا کرنے کی اجازت دی۔ نہ ایک بیوی کے کئی کئی خاوند پہاڑی علاقوں کی قوموں کی مانند جائز قرار دیئے۔ حقیقتہً نکاح کے متعلق پاکیزگی کا معیار اس سے پہلے کسی اور مذہب میں اتنا بلند پایا نہیں جاتا۔ اور نہ اتنی سہولتیں پائی جاتی ہیں۔ نیوگ کے متعلق بیچارے ہندوؤں سے کیا کہیں جبکہ خود کتاب مقدس میں بھی اس کا ذکر ہے۔ اسی طرح بیوہ عورتوں کی اور لونڈی غلاموں کی شادی اور پردہ پر زور دے کر دنیا کو بہت حد تک گندے حالات سے پاک کر دیا ہے۔ نیز مردوں کے لئے تعدد ازدواج جائز کر کے۔ زانیوں کو سزا دے کر۔ اتہام لگانے والوں کا موتہہ بند کر کے۔ جائز صحبت کے سوا ہر طریقہ شہوت رانی کو حرام کر کے متعہ۔ عزل۔ حلالہ اور محض شہوت رانی کے لئے نکاح کو منع فرما کر دنیا کو ہزارہا آلودگیوں سے صاف کر دیا ہے۔ الحمد للہ

(۷۲) محکمات اور متشابہات

ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم۔ ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابہات (آل عمران) یہاں اللہ تعالیٰ نے انسانی اور قرآنی سلسلہ کو آپس میں تشبیہ دی ہے۔ یعنی ام الکتاب (آیات محکمات) ام انسانی کیطرح ہیں اور متشابہ آیات یصورکم فی الارحام یا حمل کے بچہ کی طرح ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ اہل علم پر ان متشابہات کے معنی کھلتے ہیں۔ اور وہ بچہ بڑا ہو کر اپنے صاف نقش و نگار ظاہر کر کے کسی اُم کے ماتحت آ جاتا ہے۔ جنین کی طرح متشابہ نہیں رہتا۔ پھر اور زمانہ گزرنے کے بعد خود ام بن جاتا ہے۔ اور یہ سلسلہ متشابہ سے متشابہ متعلق بہ محکم اور پھر خود محکم بن جانے کا انسان کے بچہ کیطرح قرآنی آیات میں بھی زمانہ کے ساتھ برابر جاری رہے گا۔ بعض آیات قرون اولیٰ میں بالکل متشابہ تھیں۔ پھر قرون وسطیٰ میں وہ کسی محکم آیت کے ماتحت آگئیں یا اس سے متعلق ہوگئیں۔ اور اب اس زمانہ میں وہ اتنی صاف ہو گئیں۔ کہ خود محکمات میں داخل ہیں مثلاً پیشگوئیوں کی حامل آیات بعینہٖ اسی طرح جس طرح جنین ناقابل شناخت ہوتا ہے۔ پھر لڑکی ہو اور پیدا ہو جائے۔ تو وہ ماں کے ساتھ ساتھ پھرتی۔ اور اس سے مشابہ نقش و نگار رکھتی ہے۔ پھر بڑی ہو کر خود ماں بن جاتی ہے۔ یہ ارتقا تو لوگوں کے لئے ہے۔ ورنہ خدا کے نزدیک تو سب آیات ام الکتاب یعنے محکمات ہی ہیں وانہ فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم

(۷۳) آخرت کیلئے

دنیا کا ذکر تو پہلے پڑھ چکے۔ اب آخرت کا حال سن لو۔ جنات تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا وازواج مطہرۃ ورضوان من اللہ۔ یعنی تین چیزیں نہروں والے میوہ دار باغات۔ پاک بیویاں اور رضائے الٰہی۔ اور یہ سب دائمی۔ پہلی چیز انسان کے جسم کے بقا اور صحت کے لئے ہے۔ دوسری اس کے اخلاق وجذبات کی صحت و تکمیل کے لئے۔ اور تیسری اس کی روح کی غذا ہے۔ کیونکہ انسان تبھی کامل ہوتا ہے۔ جب اس کے جسم اور اخلاق اور روح تینوں کے لئے غذا اور سامان میسر ہو۔ ورنہ ناقص رہے گا خواہ کسی عالم میں رہے۔ دنیا میں یہ چیزیں بغیر رضوان اللہ کے لعنت ہیں پھر دائمی نہیں۔ ہاں رضائے الٰہی حاصل ہو تو بقدر ضرورت جائز ہیں ؂

(۷۴) حاجی لوگ خیال رکھیں

اللہ تعالیٰ نے حج کے ذکر میں یہ فرمایا ہے ومن دخلہ کان اٰمناً۔ یعنے جو کعبہ میں داخل ہوا۔ وہ امن میں آگیا سو حاجیوں کو قیام مکہ معظمہ میں کعبہ میں داخل ہو کر دعا کرنا ضروری ہے۔ مگر وہاں یہ حال ہے کہ دروازہ مقفل اور بہت اونچا ہے اور اتنے پیسے لے کر اندر جانے دیتے ہیں۔ کہ غریب کے لئے تو کوئی موقعہ ہی نہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی مشیت نے غرباء کے لئے بھی ایک انتظام کر رکھا ہے۔ یعنی وہ حطیم میں دعا کر لیا کریں۔ حطیم وہ جگہ ہے جو کعبہ میں داخل ہے۔ مگر چھت کی لکڑی کم ہو جانے کی وجہ سے قریش نے مرمت کعبہ کے وقت اُسے باہر چھوڑ دیا تھا۔ اور اس کا چھوڑ دینا اور اب تک اسی حالت پر قائم رکھنا اس آیت کی مصلحت کے لئے ہے تاکہ مسکینوں اور دوسرے لوگوں کو بھی ہر وقت موقع کعبہ میں داخل ہونے کا ملتا رہے۔ کیونکہ وہ درگاہِ غریب نواز ہے ؂

ورثہ کے متعلق شریعتِ اسلامی کے ضروری احکام

از مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل

(۴)

عورتوں میں سے اصحاب الفرائض

عورتوں میں سے مفصلہ ذیل وارث ہوتی ہیں:۔

۱۔ بیوی ۔ ۲۔ حقیقی لڑکی ۔ ۳۔ پوتی ۴۔ بہن اعیانیہ ۔ یعنی ماں باپ کی طرف سے ۔ ۵۔ بہن علاتیہ یعنی باپ کی طرف سے ۔ ۶۔ بہن اخیافیہ یعنی ماں کی طرف سے ۔ ۷۔ ماں ۔ ۸۔ دادی و نانی ۔ ان میں سے ہر ایک کے حالات وارث ہونے کے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

۱۔ بیوی

بیوی اپنے خاوند کے ترکہ کی وارث ہوتی ہے ۔ اور اس کی دو حالتیں ہوتی ہیں اوّل میّت (یعنی اس کے خاوند) کی اولاد ہو ۔ خواہ اس کے بطن سے ہو ۔ یا کسی اور بیوی کے بطن سے ۔ اس صورت میں بیوی کو آٹھواں حصہ ملے گا ۔ اور اگر خاوند کی اولاد نہ ہو ۔ تو بیوی کو چوتھا حصہ ملے گا:۔

نوٹ:۔ اگر میّت کی کئی بیویاں ہوں ۔ تو وہ سب اسی $\frac{1}{8}$ یا $\frac{1}{4}$ میں شریک ہوں گی ۔ یہ نہیں ۔ کہ ہر ایک کو $\frac{1}{8}$ یا $\frac{1}{4}$ علیحدہ علیحدہ ملے گا:۔

۲۔ صلبی لڑکی

فوت ہونے والے کی صلبی لڑکی یعنی حقیقی لڑکی بھی وارث ہوتی ہے اگر ایک ہی لڑکی ہو ۔ تو کل مال کا نصف اسے ملے گا ۔ اور اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں ۔ تو پھر ان کو دو تہائی ($\frac{2}{3}$) کل مال کا ملے گا ۔ اور اگر ایک صلبی لڑکی یا کئی صلبی لڑکیوں کے ساتھ ایک بیٹا یا کئی بیٹے (ان لڑکیوں کے بھائی) ہوں ۔ تو پھر ان لڑکیوں کے لئے کوئی خاص حصہ مقرر نہیں ۔ بلکہ وہ اپنے بھائی یا بھائیوں کے ساتھ عصبہ ہو جائیں گی ۔ یعنی لڑکے لڑکیاں اس بقیہ مال کو آپس میں تقسیم کریں گے ۔ اور وہ تقسیم اس طرح ہوگی کہ ہر لڑکے کو لڑکی سے دوگنا دیا جائیگا ۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترک وان کانت واحدۃ فلھا النصف یعنی خدا تعالےٰ تم کو تاکیدی حکم دیتا ہے ۔ کہ اگر تمہارے مرنے کے بعد تمہاری اولاد (لڑکے لڑکیاں) رہ جائیں ۔ تو لڑکے کو دوگنا دو لڑکی سے ۔ اور اگر صرف عورتیں ہی ہوں ۔ اولاد نہ ہو ۔ اور وہ دو یا دو سے زیادہ ہوں ۔ تو پھر ان کے لئے $\frac{2}{3}$ ہوگا اور اگر صرف ایک ہی لڑکی ہو ۔ تو وہ نصف لے گی ۔ قرآن کریم کی اس آیت سے ایک لڑکی کا اور دو سے زائد لڑکیوں کا اور مخلوط طور پر لڑکے لڑکیوں کے حصہ کا پتہ چلتا ہے ۔ لیکن اگر دو لڑکیاں ہوں ۔ تو ان کے حصہ کا بظاہر پتہ نہیں لگتا سو جاننا چاہیئے ۔ کہ دو لڑکیوں کو بھی $\frac{2}{3}$ ہی ملے گا ۔ جس کی کئی وجوہ ہیں ۔ اوّل خدا تعالےٰ نے اختلاط کی صورت میں للذکر مثل حظ الانثیین فرمایا ۔ اور اختلاط کی صورت کم از کم ایک لڑکا و ایک لڑکی کی ہی ہو سکتی ہے ۔ اور ایسی صورت میں لڑکے کو دو حصہ اور لڑکی کو ایک حصہ یعنی تین حصص میں سے دو لڑکے کے اور ایک لڑکی کا ہوا سو جو حصہ ایک لڑکے کا ہوگا وہی حصہ دو لڑکیوں کا ہونا چاہیئے ۔ اور وہ $\frac{2}{3}$ ہے اس واسطے دو لڑکیوں کو بھی $\frac{2}{3}$ ہی ملے گا ۔ اور یہ ثلثان یعنی $\frac{2}{3}$ لڑکیوں کو اسی صورت میں ملیگا جبکہ وہ لڑکے کے ساتھ نہ ہوں ۔ پس چونکہ دو کا حصہ التزامی طور پر للذکر مثل حظ الانثیین سے ظاہر ہو رہا تھا ۔ اس لئے دو لڑکیوں کا حصہ چھوڑ دیا ۔ اور دو سے اوپر کی تعداد کا حصہ بیان کر دیا:۔

دوسری وجہ اس بات کی کہ دو لڑکیوں کو بھی ثلثان یعنی $\frac{2}{3}$ ہی ملنا چاہیئے ۔ یہ ہے ۔ کہ لڑکیاں رشتہ میں بہنوں سے زیادہ قریب ہوتی ہیں ۔ کیونکہ یہ میت کی اپنی جزو ہوتی ہیں ۔ بخلاف بہنوں کے کہ وہ میت کے باپ کی جزو ہوتی ہیں ۔ اور جب بہنوں کو جن کا باپ کی وجہ سے تعلق ہے ۔ اگر ان میں سے دو ہوں ۔ تو ان کو ثلثان مل جاتا ہے تو دو لڑکیوں کو بدرجہ اولےٰ ثلثان ملنا چاہیئے ۔ دو بہنوں کے لئے قرآن میں آیا ہے ان امرؤ ھلک لیس لہ ولد ولہ اخت فلھا نصف ما ترک وھو یرثھا ان لم یکن لھا ولد فان کانتا اثنتین فلھما الثلثان مما ترک:۔

۳۔ اگر ایک لڑکی اور ایک لڑکا ہو ۔ تو اس وقت لڑکی کو تیسرا حصہ اور لڑکے کو دو تہائی ملتی ہے اور جب لڑکی کے ساتھ دوسری لڑکی مل جائے گی ۔ تو دونوں کو بدرجہ اولیٰ دو تہائی ملنا چاہیئے:۔

۴۔ قرآن کریم سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ فوق کے ساتھ کا اسم بھی مابعد فوق میں شامل ہوتا ہے ۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے فاضربوا فوق الاعناق جس کے معنی ہیں ۔ گردن پر مارو ۔ اس میں گردن بھی شامل ہوئی ۔ اس طرح ان کن نساء فوق اثنتین میں اثنتین بھی شامل ہے

۵۔ حدیث شریف سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے ۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دو لڑکیوں کو ثلثان دلایا ہے ۔ چنانچہ آتا ہے عن جابر قال جاءت امراۃ سعد بن الربیع الیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بابنتیھا من سعد فقالت یا رسول اللہ ھاتان ابنتا سعد بن الربیع قتل ابوھما فی احد شھیدًا وان عمھما اخذ مالھما ولم یدع لھما مالا ولا ینکحان الا بمال فقال یقضی اللہ فی ذالک فنزلت اٰیۃ المیراث فارسل رسول اللہ صلعم الیٰ عمھما فقال اعط ابنتی سعد الثلثین واعط امھما الثمن وما بقی فھو لک کہ سعد بن ربیع کی عورت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی دونوں بیٹیوں کے ساتھ آئی ۔ اور کہا یا رسول اللہ سعدؓ احد میں شہید ہو گئے ۔ اور ان لڑکیوں کے چچا نے ان کے مال پر قبضہ کر لیا ہے ۔ اور ان کا نکاح بغیر مال کے نہیں ہو سکتا ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ تعالےٰ اس کے بارہ میں ضرور کوئی فیصلہ کرے گا ۔ چنانچہ آیت میراث نازل ہوئی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لڑکیوں کے چچا کو بلوایا ۔ اور کہا ۔ کہ سعدؓ کی دونوں لڑکیوں کو دو تہائی اور بیوی کو آٹھواں حصہ دو ۔ اور باقی جو بچے ۔ وہ تمہارا ہے:۔

۳۔ پوتی

میت کی پوتیاں بھی وارث ہوتی ہیں ۔ مگر اس وقت وارث ہوتی ہیں ۔ جبکہ میت کی لڑکیاں نہ ہوں ۔ کیونکہ یہ قائم مقام لڑکیوں کے ہیں ۔ ان کو لڑکیوں کا حصہ ہی ملتا ہے اگر ایک پوتی ہو ۔ تو اس کو ایک لڑکی کی طرح کل کا نصف ۔ اور اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں ۔ تو کل مال کی دو تہائی ۔ اور اگر پوتیوں کے ساتھ کوئی پوتا بھی ہو ۔ تو پھر سب عصبہ ہو جائیں گے ۔ اور آپس میں للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر تقسیم کریں گے ۔ اگر میت کی پوتیاں بھی ہوں اور لڑکیاں بھی تو اس کی دو صورتیں ہیں ۔ اول اگر پوتیاں یا پوتی کے ساتھ میت کی ایک لڑکی ہو ۔ تو اس لڑکی کو نصف ملے گا ۔ لیکن ان پوتیوں کو چھٹا حصہ ملے گا ۔ تاکہ دو تہائی پوری ہو جائے ۔ کیونکہ زیادہ سے زیادہ عورتوں کو دو تہائی ہی مل سکتی ہے ۔ اور جب لڑکی نے نصف لے لیا ۔ تو باقی چھٹا حصہ ہی رہ جاتا تھا ۔ جو پوتیوں کو مل جائیگا ۔ دوم اگر میت کی دو یا دو سے زیادہ لڑکیاں ہوں ۔ اور پوتیوں میں سے بھی کوئی ہو ۔ تو پھر ان پوتیوں کو کچھ نہیں ملے گا ۔ سوائے اس کے کہ ان کے ساتھ کوئی پوتا بھی ہو ۔ تو پھر سارے عصبہ بن جائیں گے پوتیاں میت کے بیٹے کے ہوتے ہوئے وارث نہ ہونگی ۔ کیونکہ پوتیاں لڑکے کے واسطے ہی وارث ہوتی ہیں ۔ حدیث میں آتا ہے:۔ قضی النبی صلے اللہ علیہ وسلم للبنت النصف ولابنۃ الابن السدس وما بقی للاخت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پوتی کو جبکہ میت کی ایک لڑکی ہو چھٹا حصہ کل کا دلایا ۔ اور اگر ساتھ بھائی ہو ۔ تو وہ عصبہ ہوگی۔ نوٹ:۔ اگر کسی میت کی پوتیاں اور پوتے کی لڑکیاں ہوں ۔ تو پوتے کی لڑکیوں کا درجہ وارث بننے میں وہی ہوگا ۔ جو پوتیوں کا درجہ لڑکیوں کے ساتھ ہوتا ہے ۔

۴ ۔ ماں باپ کی طرف سے بہنیں یعنی اعیانی بہنیں

میت کی اگر ایک حقیقی بہن ہو۔ تو اسکو کل مال کا نصف ملتا ہے۔ اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں۔ تو ان کو دو تہائی ⅔ بھی ملے گا۔ اور اگر ان کے ساتھ ان کا بھائی ہو۔ تو پھر وہ اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ بن جائیں گی۔ اور جتنا مال اصحاب الفرائض سے بچے گا۔ وہ سب آپس میں للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر تقسیم کریں گے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے۔ ان امرأ هلك ليس له ولد وله اخت فلها النصف ما ترك وهو يرثها ان لم يكن لها ولد فان كانتا اثنتين فلهما الثلثان — وان كانوا اخوة رجالا ونساء فللذكر مثل حظ الانثيين۔ اس آیت میں ایک بہن کو ½ اور دو یا دو سے زیادہ کو ⅔ اور اگر بھائی ساتھ ہوں۔ تو پھر بہنیں عصبہ ہو جائیں گی۔ اور ان کو باقی مال ملیگا اور بہن اور بھائی آپس میں للذکر مثل حظ الانثیین کے طور پر بقیہ مال تقسیم کر لیں گے۔

اس بات کا قرینہ کہ مذکورہ بالا آیت میں اعیانی و علاتی بھائی مراد ہیں۔ اسکے متعلق میں پیچھے اخیافی بھائی کی بحث میں مفصل طور پر بیان کر آیا ہوں۔

اگر میت کا لڑکا یا باپ ہو تو بہن بھائی کو کچھ نہیں ملتا۔ کیونکہ قرآن نے کلالہ کی صورت میں مذکورہ بالا حصہ کی تعیین فرمائی ہے۔ لیکن اگر باپ یا لڑکا ہو تو پھر کلالہ کی صورت نہیں رہتی۔ اس واسطے اس صورت میں بہن بھائی کو کچھ نہیں ملے گا۔ ہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے میت کی لڑکی کے ساتھ بہن بھائی کو عصبہ بنایا ہے۔ جو اس بات کا قرینہ ہے کہ اس جگہ آیت مذکورہ بالا میں ولد سے مراد لڑکا ہے۔ گو لفظ ولد دونوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اجعلوا الاخوات مع البنات عصبة کہ بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ بناؤ۔ سو جب بہنیں لڑکی ۴

۴ کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں۔ تو بھائی لڑکی کے ساتھ بدرجۂ اولےٰ عصبہ ہوگا۔ کیونکہ اصحاب الفرائض کے حصہ کے بعد اولی رجل ذکر۔ اس صورت میں بھائی کے سوا اور کوئی نہیں ؎

شیخ عبدالرحمٰن مصری کا حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ پر کفر کا خطرناک الزام

(۱)

اسلامی تاریخ کا ابتدائی دور اقوام عالم کی سوانح حیات میں روشن ترین حیثیت رکھتا ہے۔ مقدسوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء کے زمانہ میں ملت اسلامیہ نے اخلاص اور قربانی کا جس رنگ میں مظاہرہ کیا۔ وہ یقیناً بے نظیر و بے مثال ہے صحابہ کرام ایثار کے پیکر تھے۔ ان کے رگ و ریشہ میں قربانی کا جذبہ موجزن تھا۔ یہی ان کی روح اور یہی ان کی غذا تھی۔ وہ ہمارے لئے اخلاص کے درخشندہ نمونہ ہیں۔ کون مسلمان ہے جسکا دل تیرہ سو سال پہلے کے ان مقدس انسانوں کے لئے جذبات محبت و عقیدت سے پر نہ ہو۔ ایک مسلم جب صحابہ کرام کے واقعات سنتا ہے۔ اور بالخصوص خلفائے راشدین کے شاندار کارناموں سے متعارف ہوتا ہے تو وہ ایمان کی حلاوتوں سے سرشار اور اخلاص کی روح سے لبریز ہو جاتا ہے۔ وہ انسان یقیناً بدقسمت! بہت ہی بدقسمت ہے۔ جو مسلمان ہونے کا دعوےٰ تو کرے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وفادار مخلصین یعنے صحابہ کرام خصوصاً خلفائے پاک کی محبت اس کے دل سے نکل چکی ہو۔ اور اس سے بھی زیادہ تیرہ بخت ہے وہ جو خلفائے راشدین کی وقعت کو اس قدر گرائے کہ ان کو حقیقی مسلمان بھی نہ سمجھے۔ بلکہ ان پر کفر کا الزام لگائے۔ اور ان کی تقدیس و تکریم کو تذلیل و تحقیر سے بدل دینے پر کمربستہ ہو جائے ؎

(۲)

شیخ عبدالرحمٰن مصری ایسے ہی اشخاص میں سے ہیں۔ اور اس امر کے ثبوت میں ان کا اشتہار "عزل خلفاء" پکار پکار کر شہادت دے رہا ہے مصری صاحب اس میں اپنے اس عقیدہ کو پیش کرتے ہیں۔ کہ ملت بیضا کے روحانی خلفاء اسلامی دنیا کے چمکتے ہوئے ستارے۔ ملت نبویہ کی سلک کے تابندہ موتی۔ ہاں اس خیر امت کے مقدس افراد کے سردار بعض حالات میں احکام الہٰیہ کی نافرمانی کر سکتے تھے۔ وہ خلفاء جنہوں نے چند دن نہیں۔ گنتی کے مہینے نہیں بلکہ رسول کی طویل مدت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رفاقت اور ہمنشینی میں بسر کی۔ حضور کے ایمان افروز کلمات سے مستفید ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی آنکھوں سے قرآن کریم پر عمل کرتے مشاہدہ کیا۔ اور جو حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گرد رات دن پروانہ وار گھومتے رہے اس لئے کہ حضور کے رنگ میں رنگین ہو کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا مکمل ترین نمونہ پیش کریں۔ ان کے متعلق مصری صاحب یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ خدا کے واضح احکام سے انحراف کر سکتے تھے۔ اور صرف اسی پر بس نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے جدید من گھڑت عقیدہ کے مطابق یہ کہتے ہیں۔ امت محمدیہ کا فرض تھا۔ کہ وہ ان خلفاء پر کڑی نگرانی رکھتی۔ ان کی ہر حرکت کا مشاہدہ اور ان کے ہر فعل کا محاسبہ کرتی۔ اور جب کبھی ضرورت سمجھتی۔ انہیں فوراً معزول کر دیتی ؎

(۳)

اگر مصری صاحب اسی پر اکتفا کرتے۔ تو کہا جا سکتا تھا کہ انہوں نے صرف امکانی پہلو پیش کیا ہے (اگرچہ یہ بھی بذات خود ایک خطرناک عقیدہ ہوتا) ورنہ نہ خلفائے کرام سے کوئی غلطی سرزد ہوئی۔ نہ انہوں نے احکام شریعت کی خلاف ورزی کی۔ اور نہ ان کے معزول کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ لیکن نہیں وہ اس سے بھی آگے بڑھتے ہیں۔ اور خلفاء کی انتہائی تحقیر روا رکھتے ہوئے یہ بھی کہہ گزرتے ہیں کہ مسلمانوں نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو معزول بھی کر دیا تھا۔ گویا دوسرے الفاظ میں مصری صاحب یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ان ہر دو خلفاء سے خدا تعالےٰ کے احکام کی خلاف ورزی عمل میں آتی رہی۔ چنانچہ مصری صاحب حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں:-

"تیسرے خلیفہ کے زمانے میں خلیفہ کے خلاف ایسی شکایات پیدا ہوئیں۔ جس سے انہوں نے خلیفہ کے عزل کو ضروری سمجھا۔ اور اسکے عزل پر اصرار کیا۔ یہ الگ امر ہے۔ کہ خلیفہ نے معزول ہوتے سے انکار کر دیا۔ گو انہوں نے بھی یہ دلیل نہیں دی۔ کہ عزل کا مطالبہ شرعاً ناجائز ہے صرف ایک حدیث کی بناء پر جو صرف انہی کی ذات سے تعلق رکھتی تھی۔ خلافت کی قمیص اتارنے سے انکار کر دیا۔ لیکن مسلمانوں نے تو بہر حال ایک رنگ میں معزول کر ہی دیا" ؎

اور اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے:-

"ان (حضرت علی) کے زمانے میں آخر دو جلیل القدر صحابی یعنے ابو موسےٰ اشعری اور عمرو بن العاص بطور حکم مقرر ہوئے۔ تا کہ حضرت علیؓ اور معاویہ کے درمیان فیصلہ کریں۔ اور ان دونوں صحابیوں کا متفقہ فیصلہ حضرت علی کے عزل کے متعلق صادر ہوا۔ اور اس فیصلہ پر کسی صحابی نے بھی اعتراض نہیں کیا۔"

ناظرین! ہر دو اقتباسات آپ کے سامنے ہیں۔ مصری صاحب نہایت دیدہ دلیری سے اس امر کا اعلان کر رہے ہیں کہ حضرت عثمان رضؓ کو شہید کر کے "مسلمانوں نے تو بہرحال ایک رنگ میں معزول کر ہی دیا" اور اسی طرح دو جلیل القدر صحابیوں کا "متفقہ فیصلہ حضرت علی رضؓ کے عزل کے متعلق صادر ہوا۔ اور اس فیصلہ پر کسی صحابی نے بھی اعتراض نہیں کیا۔" اُف کتنی بیباکی ہے۔ کہ حضرت عثمان رضؓ اور حضرت علی رضؓ کو معزول شدہ خلفاء کی حیثیت میں ہاں شریعت اسلامیہ کی خلاف ورزی کے مجرموں کی حیثیت میں دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ العیاذ باللہ

(۴)

حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی شان اور عظمت سے کون مسلمان واقف نہیں؟ ہر دو مقدس بزرگ عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ یعنی ان معدودے چند صحابہ میں سے جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر جنت کی بشارت دی۔ بخاری کی ایک حدیث میں جہاں عشرہ مبشرہ صحابہ کے اسماء مذکور ہیں سب سے اول حضرت عثمان رضؓ اور حضرت علی رضؓ کے نام ہیں۔ حضرت عثمان وہ بزرگ ہیں کہ جن کی قربانیاں اسلام کے ابتدائی دور میں بے مثال سمجھی جاتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے جگر کے دو ٹکڑے یعنی اپنی دو عزیز صاحبزادیوں کو یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ کے عقد میں دیا۔ اور آپ ہی وہ انسان ہیں جن کی شہادت کی افواہ سن کر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے یہ بیعت لی تھی۔ کہ وہ آپ کی شہادت کا بدلہ لئے بغیر مکہ سے واپس نہ ہوں گے۔ اس اہم واقعہ کا قرآن کریم میں بھی ذکر ہے۔ اسی طرح حضرت علیؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمزاد بھائی اس نمایاں شان کے مالک ہیں۔ کہ حضور نے حضرت فاطمہ رضؓ کے نکاح کے لئے آپ ہی کا انتخاب کیا۔ آپ وہ کامل الایمان انسان تھے۔ جو بالکل کم سنی کی حالت میں جب آپ کی عمر صرف گیارہ سال تھی۔ اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گنتی کے صحابہ تھے۔ بڑے بڑے صنادید قریش کے سامنے علانیہ حمایت اسلام کرتے ہوئے نہ گھبرائے ہاں وہ آپ ہی تھے جن کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی رات کو شمشیر بکف اور خونخوار مخالفین سے محصور مکان میں اپنے بستر پر اپنی جگہ سلایا۔ اور آپ ہی کو خطاب کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انت منی و انا منک" لیکن ان ہر دو عظیم القدر اور رفیع الشان وجودوں کے متعلق مصری صاحب یہ فتویٰ صادر کرتے ہیں۔ کہ ملت محمدیہ نے ان کو ان کی غلطیوں اور شریعت کی خلاف ورزیوں کی بنا پر خلافت سے معزول کر دیا انا للہ وانا الیہ راجعون

(۵)

مصری صاحب اپنے علم و فضل کے بے بنیاد دعاوی کو جھوٹے غرور اور انتہائی تبختر کے ساتھ پیش کرنے کے عادی ہیں۔ ان کا دعوےٰ ہے کہ وہ قرآن و حدیث پر مکمل عبور رکھتے ہیں۔ اور اس امر کو وہ مختلف رنگ میں دہراتے رہتے ہیں۔ اگر ان کے اس دعوے کا عشر عشیر بھی صحیح ہو تو ان کو مذکورہ بالا اقتباس تحریر کرتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یقیناً یاد ہوگی۔ جس میں حضور کے بیعت کے الفاظ مروی ہیں۔

عن عبادة بن الصامت بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعة فی منشطنا و مکرھنا و عسرنا و یسرنا و اثرة علینا و علی الا ننازع الامر اھلہ الا ان تروا کفراً بواحاً عندکم من اللہ فیہ برھان یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی عبادہ بن صامت روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بیعت میں یہ اقرار لیا کرتے تھے کہ ہم ہر حال میں اپنے امیر کی اطاعت کریں گے پسندیدگی کی حالت میں اور ناپسندیدگی کی حالت میں عُسر میں اور یسر میں خواہ ہمارے حقوق ہمیں ملیں یا ہم سے چھینے جائیں اور یہ کہ ہم کسی حالت میں بھی اپنے امیر کے ساتھ امارت کے معاملہ میں تنازع نہ کریں گے۔ مگر آپ نے فرمایا ہاں اگر تم اپنے امیر کے رویہ میں کوئی ایسا کھلا کھلا کفر پاؤ یعنی خدا کے کسی قانون کی صریح نافرمانی دیکھو جس کے متعلق تمہارے پاس خدا کی طرف سے کوئی روشن اور قطعی دلیل موجود ہو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے صحیحین نے اس کو روایت کیا ہے جیسا کہ ظاہر ہے یہ حدیث عام امراء کے متعلق ہے لیکن ان کی اطاعت کے متعلق بھی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم انتہائی تاکیدی احکام فرماتے ہیں۔ اور ان سے جھگڑنے کا بھی اس وقت تک اختیار نہیں دیتے۔ جب تک ان سے خدا کے کسی اصولی قانون کی نافرمانی ہوتے نہ دیکھیں۔ لیکن مصری صاحب انتہائی گستاخی کے ساتھ یہ کہتے ہیں۔ کہ امت محمدیہ نے حضرت عثمان اور حضرت علی کو شریعت محمدیہ کی خلاف ورزی کے جرم کے مرتکب پا کر معزول کر دیا تھا۔ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ مصری صاحب ہر دو خلفائے کرام کے متعلق اس عقیدہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ ان سے "کفر بواح" سرزد ہوا۔ یعنی ان سے اسلام کے بنیادی قوانین کی صریح نافرمانی ہوئی تھی۔ اُف! کتنا دردناک اور تکلیف دہ تصور ہے۔ کہ قصر اسلام کے ان مقدس اور اہم ارکان کی شخصیتوں کو اس قدر پستی اور تحقیر کے ساتھ پیش کیا جائے۔ کیا اس سے بڑھ کر اسلام کی ہتک ممکن ہے؟

(۶)

حقیقت یہ ہے کہ مختلف ازمنہ کے تمام روحانی وجود ایک ہی سلک میں منسلک ہوتے ہیں۔ اور اگر ان میں کسی ایک کی مخالفت کی جائے۔ تو سب مقدسین کی تکریم و تقدیس کا منکر ہونا پڑتا ہے۔

مصری صاحب نے حضرت سیدنا محمود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ الودود کی ناجائز مخالفت کے لئے سر اٹھایا۔ حضور انور خدا تعالےٰ کے پیارے ہیں خدا کے برگزیدہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر موعود فرزند ہیں۔ ہاں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مصداق ہیں۔

اس پاکیزہ جماعت کے علمبردار ہیں جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور ترقی و تمکین کے لئے مامور ہے۔ مصری صاحب حضور کی عداوت پر مستعد ہوئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں خلفاء راشدہ پر بھی ناپاک حملہ کرنا پڑا۔ اگر وہ اب بھی دیانتداری سے غور کریں۔ تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ یہی امر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صداقت کی ایسی روشن دلیل ہے۔ کہ جس کے بعد ہر سعید الفطرت اور دیانتدار انسان کے لئے حضور کے صدق و صفا کا قائل ہوئے بغیر چارہ نہیں۔

خاکسار خلیل احمد ناصر۔ بی۔ اے

احمدیہ مشن مشرقی افریقہ کی تبلیغی رپورٹ ماہ جنوری ۱۹۳۸ء

زیر رپورٹ ایام میں خاکسار ٹبورا میں ہی مقیم رہا۔ البتہ شیخ صالح صاحب افریقن مبلغ کو چند دنوں کے لئے Shinyanga کے علاقہ میں بھیجا گیا۔ اس علاقہ کا بڑا سلطان گزشتہ دو سال سے میرا واقف ہے۔ اس نے ایک مرتبہ اپنے علاقہ میں آنے کی دعوت بھی دی تھی۔ اور کئی مرتبہ جانے کا ارادہ بھی کیا۔ لیکن کئی ایک مجبوریوں کی بناء پر نہ جا سکا اور آخر شیخ صالح صاحب کو جنوری کے آخری ہفتہ میں بھجوایا گیا۔ بہت سے حالات کا علم ہوا ہے۔ اور ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے کوشش کر رہا ہوں۔

ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں ملاقاتوں وغیرہ کا کام زیادہ نہیں ہو سکا۔ جس کی وجہ میری بیماری ہے۔ ۱۱ر جنوری سے لیکر آخر ماہ تک بیمار رہا۔ اور اب بھی جب کہ میں یہ رپورٹ لکھ رہا ہوں۔ پوری صحت نہیں۔ تاہم نو ملاقاتیں معززین سے کی گئیں جن میں سے چھ اعلیٰ یورپین حکام ہیں۔ یہ تمام ملاقاتیں احمدیہ مشن کی زمین۔ تعلیمی معاملات اور بعض دیگر ضروری امور کے متعلق تھیں۔

۸ر جنوری خاکسار ایک اہم ضروری کام کے لئے ڈسٹرکٹ آفیسر کو ملنے گیا دوران گفتگو میں انہوں نے کہا سوال یہ ہے کہ کیا احمدیہ مسلم مشن۔ یہاں مستقل طور پر قائم رہے گا۔ میں نے اس کے جواب میں کہا کہ ضرور اگر خدا نے چاہا

جنوبی امریکہ کے ایک باشندہ سے جو رومن کیتھولک ہے۔ دو مرتبہ ملنے کا اتفاق ہوا۔ اسے اسلام کی تبلیغ کی گئی۔ اور برکات اسلام اور اسلام کی عالمگیر اور عدیم النظیر خوبیوں سے آگاہ کیا گیا۔ اور سن رائز کے چند ایک پرچے بغرض مطالعہ اسے دیئے گئے۔ نیاسالینڈ کے ایک آدمی سے جو یہاں ریلوے میں کلرک ہے اور عیسائی ہے تین ملاقاتیں ہوئیں۔ نیاسالینڈ کے حالات وغیرہ معلوم کرنے کے علاوہ اسے اسلامی اصول کی فلاسفی مطالعہ کے لئے دی گئی۔ Dr. Bell جو ٹبورا یورپین ہسپتال کے انچارج تھے اس ماہ کے آخر میں یہاں سے تبدیل ہو کر شمالی لینڈ سینئر میڈیکل آفیسر کی حیثیت میں چلے گئے ہیں۔ انہیں بوقت روانگی اسلامی اصول کی فلاسفی اور احمدیہ موومنٹ انگریزی ہی بغرض مطالعہ دی گئیں۔

تقسیم لٹریچر

اس عرصہ میں سواحیلی رسالہ بابت ماہ اکتوبر اور بعض گذشتہ نمبر تقسیم کئے جاتے رہے۔ نیروبی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سواحیلی گروپ جو چوہدری محمد شریف صاحب بی اے کی سرکردگی میں مقرر کیا گیا تھا۔ تقسیم رسالہ کے سلسلہ میں عمدگی سے کام کر رہا ہے۔

علاوہ ازیں دارالسلام سے اطلاع ملی ہے کہ مکرم عبد الکریم صاحب بٹ اور دیگر احباب کے سپرد سواحیلی زبان میں نماز کی کتابیں جو فروخت کرنے کے لئے دی گئی تھیں۔ وہ انہوں نے پورے شوق سے فروخت کر دی ہیں۔ مکرم عبد الحکیم صاحب جان جو سلسلہ کے کاموں میں نہایت اخلاص سے حصہ لیتے رہتے ہیں۔ وہ بھی رسالہ سواحیلی کی تقسیم میں خوب دلچسپی لے رہے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اس عرصہ میں رسالہ سواحیلی کے علاوہ سن رائز کے چند پرچے۔ احمدیہ موومنٹ۔ اسلامی اصول کی فلاسفی اور عربی ٹریکٹ مختلف تعداد میں تقسیم کئے گئے۔

افریقن عورتوں میں تبلیغ

شیخ صالح کی اہلیہ جو ایک تعلیم یافتہ خاتون اور ڈچ قوم کی ہیں۔ افریقن عورتوں میں عمدہ کام کر رہی ہیں۔ ہر جمعہ کو افریقن عورتوں کا جلسہ احمدیہ دارالتبلیغ میں ہوتا ہے۔ جس میں انہیں اسلام کے احکام سکھائے جاتے ہیں۔ نماز کے مسائل یاد کرائے جاتے ہیں۔ اور خلاف شریعت افعال سے باز رہنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ شیخ صالح صاحب اور خاکسار بھی وقتاً فوقتاً ان میں لیکچر دیتے ہیں۔

درس و تدریس

بفضل خدا جماعت یوگنڈا میں مکرم ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب نیروبی میں مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب اور مگاڈی میں مکرم ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب اور برادرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب باقاعدگی سے مقررہ ایام میں درس دیتے رہے۔ اور احباب جماعت ان درسوں میں شریک ہو کر فائدہ اٹھاتے رہے۔

ٹبورا میں خاکسار نے کشتی نوح اور شہادۃ القرآن کا درس دیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تین خطبات بعد نماز فجر احباب کو سنائے گئے۔ قرآن و حدیث کا درس بعد نماز مغرب جس میں زیادہ تر افریقن احباب شامل ہوتے ہیں دیا گیا۔ درمیان میں چند دن حدیث کی بجائے قرآن مجید کے درس کے بعد نماز کے مسائل یاد کرائے جاتے رہے۔

تعلیم و تربیت

مسٹر زکریا بن عبد العزیز کو اس عرصہ میں قراءۃ الرشیدیہ کا حصہ دوم ختم کرایا گیا۔ علاوہ ازیں دو ایک اور کتابیں عربی زبان کی اس کے مطالعہ میں لائی گئیں۔

قیدیوں کو اس عرصہ میں مجھے تین مرتبہ پڑھانے کا موقعہ ملا۔ اور شیخ صالح کو بھی تین مرتبہ۔ انہیں نماز بھی یاد کرائی گئی ہے۔ اور انہوں نے باقاعدہ نماز پڑھنے کا عہد کیا ہے۔

احمدیہ مسلم سکول ٹبورا

اس وقت سکول میں تین سٹینڈرڈ ہیں اور کل طالب علم ۷۶ ہیں۔ نئے داخل ہونے والے طلباء کے نام ابھی تک داخل رجسٹر نہیں کئے گئے۔ اس وقت سکول میں دو استاد ہیں۔ ۸ر جنوری سے ایک قابل استاد معلم خالد عماری رکھا گیا ہے۔ جو اگرچہ ٹرینڈ نہیں۔ لیکن تین سال تک ٹریننگ سکول میں تعلیم حاصل کرتا رہا ہے۔

۱۱ر جنوری ۱۹۳۷ء کو احمدیہ مسلم سکول کا خدا تعالیٰ کی توفیق سے افتتاح کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس کے فضل سے سکول نے اپنی عمر کا پہلا سال ۱۱ر جنوری ۳۸ء کو بخیر و خوبی ختم کیا۔ اس تقریب پر سکول کی برسی ۱۱ر جنوری ۳۸ء کو منائی گئی Mr Baxter ڈسٹرکٹ آفیسر ان کی اہلیہ صاحبہ اور مسٹر وکیم ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول اور اپنے احباب کو اس تقریب پر مدعو کیا گیا تھا۔ ڈسٹرکٹ آفیسر صاحب کی صدارت میں کارروائی شروع کی گئی۔ پہلے سکول کے ایک طالب علم یٰسین سلیمان نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔

بعدازاں GOD SAVE THE KING سواحیلی زبان میں لڑکوں نے گایا۔ ازاں بعد مسٹر محمد یٰسین صاحب سکرٹری ایجوکیشن نے انگریزی میں سکول کی سالانہ رپورٹ پڑھکر سنائی۔ سکول کا سالانہ خرچ ۱۰۴۵ شلنگ کے قریب ہوا۔ تعلیم مفت دی گئی۔ لڑکوں کو کتابیں اور تعلیمی ضروریات مفت بہم پہنچائی گئیں۔

رپورٹ میں مسٹر ولیم کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا گیا۔ جنہوں نے سکول کے معاملات میں بہت بڑی امداد کی۔ رنگوں میں ادی رپورٹ کے ختم ہونے پر MRS BAXTER سے انعامات تقسیم کرائے گئے۔ تقسیم انعامات کے بعد MR. BAXTER نے تقریر کی۔ یہ تقریر سواحیلی زبان میں تھی۔ جس میں صاحب موصوف نے کہا:۔

میں ٹانگانیکا میں بہت پھرا ہوں۔ مسلمانوں کے لڑکوں کی تعلیم کا ایسا انتظام میں نے کہیں نہیں دیکھا۔ آج سے کچھ عرصہ قبل تعلیمی ایجنسیاں صرف دو تھیں گورنمنٹ کے قائم کردہ سکول اور عیسائی مشن کے سکول۔ لیکن اب احمدیہ مسلم مشن کے سکول کھولدینے سے ایک تیسری ایجنسی بھی قائم ہو گئی ہے۔ اور یہ تمہاری بڑی خوش قسمتی ہے۔ کہ تم اپنے مسلم مشن کے سکول میں تعلیم حاصل کر رہے ہو۔

جہاں تک مجھے علم ہے۔ یہ پہلا سکول ہے۔ جو ٹانگانیکا میں ٹبورا کے مقام پر کھولا گیا۔ اور جس میں مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اسی ضمن میں صاحب موصوف نے سکول کے لڑکوں کو بعض نصائح کیں تقریر ختم ہونے پر شیخ صالح صاحب نے سواحیلی زبان میں شکریہ ادا کیا۔ اور آخر میں لڑکوں نے شعر پڑھے جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھی تھا۔

نئے احمدی

اس عرصہ میں اللہ تعالٰے کے فضل و کرم سے ۱۹ نئے آدمیوں نے بیعت کی الحمد للہ ان کے بیعت فارم پُر کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور روانہ کئے گئے ہیں۔

تحریک جدید ۱۹۳۸ء کے وعدے

اللہ تعالٰے کے فضل سے مشرقی افریقہ کی جماعتوں اور افراد نے تحریک جدید میں قابل تعریف حصہ لیا ہے۔

جماعت نیروبی۔ یوگنڈا۔ دارالسلام اور ٹبورا کی جماعتوں اور دیگر افراد کے وعدے مرکز میں روانہ کر دئے گئے ہیں۔

ٹبورا کے چند دوستوں نے ۱۹۳۸ء کا چندۂ تحریک جدید نقد ادا کر دیا ہے احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ مشرقی افریقہ کی احمدیہ جماعتوں کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالٰے ان کے اخلاص میں برکت دے۔ اور سلسلہ کے لئے ہر قسم کی قربانی کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار شیخ مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ حال ٹبورا

اللہ تعالٰے سے دعا ہے۔ کہ وہ ڈاکٹر صاحب کو ان کی دینی خدمات کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین

آپ باوجود سخت سردی کے ہمیشہ باقاعدہ رمضان شریف میں نماز تراویح کے لئے چھاؤنی سے شہر تشریف لایا کرتے۔ جو کہ قریب تین میل دور ہے۔ اور نماز جمعہ میں بالالتزام شامل ہوتے۔ خود چندہ وقت پر دیتے۔ اور دوسرے دوستوں سے چندہ وصول کرانے میں میری مدد کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے یہاں بفضلہ کسی کے ذمہ کسی قسم کا کوئی بقایا نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ میرٹھ کو ایسے مخلص وجود کا میسر آنا یقیناً خدا کے فضلوں میں سے ہے۔

چونکہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی وجہ سے جماعت کا بجٹ بڑھ گیا تھا۔ کیونکہ آپ کے چندہ کی رقم نسبتاً بڑی تھی۔ اس لئے فکر تھا کہ ان کے چلے جانے سے بجٹ کم ہو جائے گا۔ لیکن خدا تعالٰے کے فضل سے کیپٹن خلیفہ تقی الدین احمد صاحب آئی۔ ایم۔ ایس تشریف لے آئے۔ اور اس طرح خدا نے اس کمی کو بھی پورا کر دیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی جماعت احمدیہ فیض آباد نہایت ممنون ہے۔ اور امید کرتی ہے۔ وہ اپنی خاص دعاؤں میں ضرور یاد فرماتے رہیں گے:

ایم رفیع اللہ احمدی۔ فیض آباد

شکریہ:۔ اللہ تعالٰے کا شکر احسان ہے۔ کہ برخوردار وحید احمد امتحان میں پاس ہو گیا۔ جن صاحبان نے دعائیں فرمائیں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

احقر۔ ڈاکٹر محمد سعید مونٹ آبو

ڈاکٹر عبدالکریم صاحب صوبیدار کا فیض آباد سے تبادلہ

مکرمنا ڈاکٹر عبدالکریم صاحب صوبیدار عرصہ تین سال سے انڈین ملٹری ہسپتال چھاؤنی فیض آباد میں کام کرتے رہے۔ اور ۲۷ جنوری ۱۹۳۸ء کو آپ کا یہاں سے میرٹھ چھاؤنی تبادلہ ہو گیا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کے دوران قیام میں بہت حد تک ہر قسم کی امداد حاصل تھی۔ آپ سلسلہ کے ہر کام میں حتی الامکان حصہ لیتے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ہر ارشاد پر نہ صرف خود لبیک کہتے۔ بلکہ دوسروں کو بھی بڑی محبت سے شامل ہونے کی تحریک کرتے۔ آپ جماعت میں بحیثیت امیر بھی فرائض ادا کرتے رہے۔

جماعت فیض آباد ڈاکٹر صاحب موصوف کے اس تبادلہ سے ایک نہایت ہی مخلص پرجوش اور بزرگ وجود سے محروم ہو گئی ہے۔ جو یقیناً جماعت کے لئے صدمہ کا باعث ہے۔

صدر احرار بٹالہ کی موت کس طرح واقعہ ہوئی

اخبار ملاپ ۶ مارچ لکھتا ہے۔ ۲۷ فروری کا واقعہ ہے کہ بٹالہ کے ایک ہندو رئیس نے چند احباب کو ضیافت پر مدعو کیا۔ جن میں حاجی عبد الغنی صدر مجلس احرار بھی شامل تھے۔ دوران ضیافت میں شراب استعمال کی گئی۔ حاجی صاحب زیادہ پی گئے۔ اور گھر جاتے ہوئے لڑکھڑا کر گر پڑے اور ایک دیوار سے ٹکرانے کے باعث ان کے سر پر سخت چوٹ آئی۔ دوسرے دن یعنی ۲۸ فروری کی سہ پہر کو ان کی موت واقعہ ہوگئی۔

پولیس میں رپورٹ کر دی گئی۔ کہ اس کو سازش کر کے ہلاک کیا گیا ہے۔ پولیس نے میزبان اور جملہ مہمانوں کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ارتکاب قتل کے الزام میں پرچہ چاک کر دیا۔ اور لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا۔ طبی معائنہ سے اس کی انتڑیوں میں شراب اور سینکھیا پائی گئی۔ جس کی کثرت یا چوٹ لگنے کے باعث موت واقع ہوئی۔ اس واقعہ کے متعلق تازہ ترین خبر یہ ہے۔ کہ پولیس نے ان افراد کو جن پر شبہ کیا گیا تھا عدم ثبوت کی بنا پر رہا کر دیا ہے۔ نہایت شرم کا مقام ہے کہ بے قصور آدمیوں کو پھنسانے کی کوشش کی گئی

ضرورت محتسب

نظارت امور عامہ کو محتسب کی اسامی کے لئے ایک قابل ایل۔ ایل۔ بی دوست کی ضرورت ہے۔ اس اسامی پر متعین کئے جانے والے دوست کو مشیر قانونی کے طور پر بھی تربیت دی جائیگی۔ اگر انہوں نے اپنی قابلیت اور اہلیت کا تسلی بخش ثبوت دیا۔ تو ان کا حق سمجھا جائیگا۔ کہ مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ کی اسامی خالی ہونے پر ان کو اس اسامی پر ترقی دی جائے مطلوبہ قابلیت رکھنے والے اور خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مع ضروری کوائف کے جن سے ان کی قابلیت واضح ہو سکے اعلیٰ عہدیداران جماعت متعلقہ کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر۔

رسالہ محشر خیال کا افسانہ نمبر
مفت منگا لیجئے
کیف آور ـــــ روح پرور ـــــ دلچسپ اور حیرت انگیز ـــــ علمی ادبی سیاسی تاریخی
محبت والفت ـــــ حسن وعشق ـــــ عیش ونشاط ـــــ غم والم ـــــ صبح بنارس
اور شام اودھ کے تعجب انگیز اور مذاحیہ افسانے اور ڈرامے ـــــ تڑپا دینے والی نظمیں اور محو کر دینے والی غزلیں
ایک درجن خوبصورت اور حسین تصویریں ـــــ اور لاجواب کارٹون
پر یہ ڈیڑھ صفحات کا بیش قیمت اور انتہائی ضخیم نمبر مفت پیش کیا جا رہا ہے۔ اور سونے پر سہاگہ یہ کہ اس قیمتی
اور یادگار نمبر کے ساتھ ایک لاجواب اور حیرتناک جاسوسی ناول "شمیم وبہرام" مصنفہ جادونگار محمد رحیم چمن دہلوی
بھی بالکل مفت دیا جائے گا
اردو کا یہ شاہکار ناول دور جدید کے ڈاکوؤں کی حیرت انگیز فطرت اور ان کی فریب کاریوں کے خطرناک حالات کا اس قدر دل ہلا دینے والا مرقع ہے۔ کہ آپ بغیر ختم کئے ہاتھ سے نہ رکھ سکیں گے اسکی قیمت ایکروپیہ چار آنے ہے اور اس قدر مقبول ہوا ہے کہ کئی بار چھپا اور ختم ہو گیا۔ اب محشر خیال کا انقلاب انگیز نمبر اور اردو کا یہ بے مثال ناول ان لوگوں کو بالکل مفت پیش کیا جائے گا جو اس مہینے صرف ایکروپیہ ایکسال کے رسالہ کا چندہ اور پانچ آنے محصول کتاب جملہ ایک روپیہ پانچ آنے بذریعہ منی آرڈر بھیجکر سال بھر کے لئے رسالہ "محشر خیال" کے خریدار بن جائیں گے۔ جو ۶ حصہ دراز سے ادب کی نہایت ٹھوس خدمت کر رہا ہے۔ اور جو اس قدر مقبول ہے کہ ہندوستان کے علاوہ ہندوستان کے باہر بھی دور دور جاتا ہے کیونکہ اس کا ہر معمولی نمبر بھی انتہائی دلچسپ مضامین اور نہایت دیدہ زیب تصاویر سے مزین کیا جاتا ہے۔ اور پابندی وقت کے ساتھ ہر ماہ شائع ہوتا ہے۔ ایکروپیہ پانچ آنے کی حقیر رقم میں اس قدر بیش قیمت کتابیں اور سال بھر تک ہر مہینہ محشر خیال کے دلچسپ نمبر آپکو پہنچ جائینگے۔ یہ رعایت صرف منی آرڈر بھیجنے والوں کے لئے ہے۔ وی۔ پی صرف ان صاحبان کو بھیجے جائینگے جہاں ڈاکخانہ نہ ہو۔ لیکن یہ واضح رہے کہ وی پی میں ایک روپیہ دس آنے خرچ ہو جائیں گے۔
مینجر رسالہ محشر خیال اردو بازار دہلی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

وارسا ۱۹ مارچ۔ حکومت پولینڈ نے حکومت لتھونیا کو ۳۶ گھنٹے کا جو الٹی میٹم دیا تھا۔ اس کا خاطر خواہ اثر ہؤا ہے۔ چنانچہ لتھونیا نے پولینڈ کے تمام مطالبات منظور کر لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ پولینڈ کا سب سے بڑا مطالبہ یہ تھا۔ کہ لتھونیا اس کے ساتھ سیاسی تعلقات قائم کرلے۔ لتھونیا کابینہ کا ایک اجلاس ہؤا۔ جس میں صورت حالات پر غور ہوتا رہا۔ بالآخر یہی فیصلہ ہؤا ہے۔ کہ مطالبات منظور کر لئے جائیں۔ آخری اطلاع ہے کہ مطالبات منظور کر لینے کا اعلان کر دیا ہے۔

بارسیلونا ۱۹ مارچ۔ باغی طیاروں نے گذشتہ جمعرات اور جمعہ کو جو بمباری کی۔ اس کی تفصیلات مظہر ہیں۔ کہ شہر کے وسطی حصہ کے تمام مکانات تباہ ہو گئے ہیں۔ صدہا عمارتیں شعلہ زن ہیں مجروحین کی اس قدر کثرت ہے۔ کہ ڈاکٹر ان کی دیکھ بھال کرنے سے عاجز ہیں۔ ۲۰۰ ہلاک شدگان کی نعشیں ملبہ سے نکالی جا چکی ہیں۔

لنڈن ۱۸ مارچ۔ معلوم ہؤا ہے کہ آسٹریا کے سرکردہ سیاسی قیدیوں کو جن میں ڈاکٹر شوشنگ بھی ہیں۔ جرمنی میں نظر بند کر دیا جائے گا۔ آسٹریا کے سابق پریذیڈنٹ میکلاس کو کچھ عرصہ نظر بند رکھنے کے بعد عام شہری کے طور پر رہنے کی اجازت دیدی جائے گی۔

الہ آباد ۱۹ مارچ۔ آج الہ آباد کے فساد کے سلسلہ میں ۴ اشخاص ہلاک اور ۲۱ مجروح ہوئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان جاری کیا ہے۔ کہ کل ہولی کے ایک جلوس پر مسلمانوں کی طرف سے اینٹیں اور پتھر پھینکے گئے جس کے نتیجہ میں شہر میں فساد ہو گیا۔ پولیس نے لوگوں کو منتشر کر دیا۔ لیکن چند ہی گھنٹوں میں شہر کے مختلف حصوں میں اکے دکے حملوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ فساد کو روکنے کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ نیز کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ فوج کی امداد بھی طلب کی گئی ہے۔ آدھی رات تک چار اشخاص ہلاک اور ۲۴ زخمی ہوئے تھے دس بجے شہر کے بعض حصوں میں پھر فساد شروع ہو گیا۔ ایک بجے کے قریب مٹھی گنج میں مجسٹریٹ کو گولی چلا دینے کا حکم دینا پڑا۔ کل چھ فائر کئے گئے جس کے نتیجہ میں ۳۰ آدمی زخمی ہوئے۔ فوج کی ایک اور کمک بلائی گئی۔ جو شہر میں گشت کر رہی ہے۔ اس وقت ۶ مقامات پر فوجی پہرے متعین ہیں۔ دوسرے اضلاع سے بھی پولیس منگوائی گئی ہے۔

کراچی ۱۹ مارچ۔ کل کانگرس پارٹی نے سندھ اسمبلی کے اجلاس میں تحریک تخفیف کی صورت میں وزارت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کی تھی جو ۳۴ آراء کے مقابلے میں ۲۴ آراء سے منظور ہو گئی۔ گویا آئین کی رو سے سر غلام حسین ہدایت اللہ کی وزارت کا خاتمہ ہو گیا آج گورنر سندھ کی دعوت پر سندھ اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر مسٹر گھنشیام داس نے گورنر سے ملاقات کی۔ مقدم الذکر نے گورنر کو بتایا۔ کہ وہ کانگرس ورکنگ کمیٹی سے مشورہ کے بعد قطعی جواب دینگے آج صبح سندھ اسمبلی کا اجلاس شروع ہؤا۔ مگر بغیر کسی کارروائی کے ملتوی ہو گیا سر غلام حسین ہدایت اللہ نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ عام نظم و نسق کے متعلق زر مطالبہ کو منظور کرنے سے ایوان کے انکار کی وجہ سے جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے پیش نظر ضروری ہے۔ کہ موجودہ پوزیشن پر غور کرنے کے لئے ہاؤس کو وقت دیا جائے۔

بارسیلونا ۱۹ مارچ۔ فرانسیسی قونصل مقیم بارسیلونا کل کے ہوائی حملہ میں مجروح ہو گیا۔ اور ایک اور فرانسیسی ہلاک ہو گیا۔ آج کے ہوائی حملے میں ۱۱۰ اشخاص ہلاک اور ۱۵۰ مجروح ہوئے۔

برلن ۱۹ مارچ۔ ہر ہٹلر نے جرمن پارلیمنٹ (ریشتاغ) کو توڑ دیا ہے ریشتاغ میں تقریر کرتے ہوئے اس نے کہا۔ کہ ۱۰ اپریل کو آسٹریا کے استصواب رائے عامہ میں تمام جرمنی ووٹ دیگا۔ اور اسی روز نئی پارلیمنٹ منتخب کی جائے گی۔ ہٹلر نے اپنی تقریر میں آسٹریا پر قبضہ کو حق بجانب قرار دیا اور کہا۔ کہ جب آسٹریا میں لاکھوں جرمنوں کے ساتھ بدسلوکی ہو رہی تھی۔ تو جرمنی کس طرح خاموش رہ سکتا تھا۔

ہنکاؤ ۱۹ مارچ۔ صوبہ شانسی کے بعد جنگ کی سرگرمیوں کا مرکز شنٹنگ میں منتقل ہو گیا ہے۔ جاپانی فوج نے کمک کے آتے ہی ہو چاؤ کے محاذ پر شدید حملے شروع کر دیئے ہیں۔ چینی دستے پیشقدمی کر رہے ہیں۔ چینیوں نے حملہ آور فوج کے دباؤ کو کم کرنے کے لئے جاپانی فوج کے عقب پر حملہ کرنے کے لئے نقل و حرکت کی ہے۔ جاپان کی بحری اور بری فوج نے دی باتی وی پر قبضہ کر لیا۔ جنہوں نے اس مقام میں مقابلہ نہیں کیا۔

پراگ ۱۹ مارچ۔ اطلاع مظہر ہے کہ زیکوسلاویکیہ نے جرمن باشندوں کو مراعات دیدی ہیں۔ اب انہیں دفتروں میں ۲۲ فی صدی نمائندگی مل گئی ہیں اور جن علاقوں میں جرمن باشندوں کی اکثریت ہے۔ وہاں انہیں خود اختیاری حکومت مل جائے گی۔

کوئٹہ ۱۹ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آج کوئٹہ میں زبردست طوفان باد و باران آیا۔ ایک سپاہی پر بجلی گری جس سے وہ فوراً ہلاک ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب اس پر بجلی گری تو گاڑی میں سے جس میں وہ سفر کر رہا تھا باہر گر پڑا۔ آج کی بارش کا اندازہ ایک انچ کیا گیا ہے۔

پشاور ۱۹ مارچ۔ آج سرحد اسمبلی میں زراعت کے متعلق مطالبہ زر میں تخفیف کی دو تحریکیں پیش ہوئیں جن پر بحث کے دوران میں حکومت کی زراعتی پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی گئی صحت عامہ کے متعلق مطالبہ زر میں بھی تخفیف کی دو تحریکیں پیش کی گئیں بحث کے بعد دونوں مطالبات زر منظور ہو گئے۔

رنگون ۱۹ مارچ۔ آج برما کے دار المندوبین میں حزب مخالف کے ایک رکن نے تحریک التوا پیش کی جس میں گورنر سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ برمی دار المندوبین کو توڑ دیں سپیکر نے اس تحریک کے پیش کرنے کی اجازت دیدی۔ لیکن یہ تحریک گر گئی۔

برلن ۱۹ مارچ۔ معلوم ہؤا ہے جرمن مارک کو آسٹریا میں سرکاری سکہ کے طور پر رائج کر دیا گیا ہے۔ جرمن ریلوے نے آسٹریا کی ریلوں کا چارج لے لیا ہے۔

الہ آباد ۱۹ مارچ۔ تازہ اطلاع ہے کہ شہر کے قریباً ہر حصہ سے اکے دکے حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ دوپہر تک ۲ آدمی ہلاک اور ۴ زخمی ہو گئے کانگرسی لیڈر پولیس کے انتظامات سے مطمئن نہیں۔ بعض دفاتر کو اپنے ملازمین کی حفاظت کے لئے موٹروں کا انتظام کرنا پڑا۔ فوجی پہرہ کو اور زیادہ مضبوط کر دیا گیا ہے۔ شہر کے معززین کا ایک اجلاس قیام امن کے ذرائع پر غور کرنے کے لئے بلایا گیا ہے۔ دکانیں ابھی تک بند ہیں۔

لاہور ۱۹ مارچ۔ آج پنجاب اسمبلی میں سوالات کے وقت سید افضال علی حسنی نے وزیر اعظم سے دریافت کیا۔ کہ کیا فسادات کے موقعہ پر ہجوموں کو منتشر کرنے کے لئے اشک آور گیس استعمال کرنے کا طریق حکومت کے زیر غور ہے۔ وزیر اعظم نے جواب میں کہا۔ کہ یہ تجویز حکومت کے زیر غور تھی۔ اور اس نے اب فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس طریق کو تجربۃً رائج کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ اور پولیس افسروں کو ہدایات بھیج دی جائیں گی۔

بنارس ۱۹ مارچ۔ اس جگہ ہندو مسلم فساد کے سلسلہ میں متعدد گرفتاریاں عمل میں لائی جا چکی ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک بلیٹن شائع کیا ہے۔ کہ آج صبح ٹاؤن ہال میں قیام امن کی غرض سے ہندوؤں اور

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی